20. کس کے جنگل؟

جنگل کی بیٹی

تصویر کو دیکھیے ۔ یہ بچے اپنی لاٹھیوں پر چھوٹی چھوٹی گٹھریاں لیے کہاں جا رہے ہیں؟ آپ کو جب معلوم ہوگا کہ یہ کہاں جارہے ہیں تو آپ کا بھی دل چاہے گا کہ آپ بھی ان کے ساتھ جائیں!

یہ بچے جنگل میں جا رہے ہیں۔ وہاں وہ اچھل کود کرتے، پیڑوں پر چڑھتے اور اپنی زبان ''کڑک'' میں گیت گاتے ہیں۔ گرے ہوئے پھول اور پتے اٹھا کر ان سے ہار بناتے ہیں۔ جنگلی پھلوں کو مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ چڑیوں کی آوازوں کی نقلیں اتارتے ہیں۔ ان کی چہیتی دیدی — سوریہ منی ان سب کاموں میں ان کا ساتھ دیتی ہے۔

تشن اپادھیائے

وہ ہر اتوار کے دن بچوں کو جنگل میں لے جاتی ہے۔ بچے جب ادھر ادھر گھوم رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کو پیڑوں ، پودوں اور جانوروں کی پہچان بتاتی ہے۔ بچوں کو جنگل میں ایسی کلاس بہت اچھی لگتی ہے۔ سوریہ منی ہمیشہ یہی کہتی ہے '' علم حاصل کرنے کے لیے جنگلوں کو پڑھنا بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کتابوں کو پڑھنا۔'' وہ کہتی ہے کہ '' ہم آدی واسیوں کی زندگی جنگلوں سے ہی جڑی ہوئی ہے۔ اگر جنگل نہ ہوں تو ہم بھی نہ ہوں گے۔''

یہ ایک سچی کہانی ہے۔ سوریہ منی ایک چمکتا ستارہ گرل اسٹار ہے۔ '' چمکتے ستارے'' ان عام لڑکیوں کی غیر معمولی کہانیاں ہیں جنھوں نے اسکول جا کر اپنی زندگیاں بدل دیں۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : بچوں کو اس بات پر آمادہ کیجیے کہ وہ جنگلوں سے متعلق اپنے تجربات اور اپنے تخیل کا اظہار کریں۔ ہزاروں پیڑ لگا دینے کا مطلب یہ نہیں کہ جنگل بن گیا۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم جنگل کے جانوروں، پیڑ پودوں کے درمیان جو رشتوں کا ایک تانا بانا بنا ہوا ہے یا یوں کہیے کہ رشتوں کا ایک جال ہے اس کو سمجھیں اور یہ بھی غور کریں کہ یہ سب جنگل کے باسی اپنی غذا، تحفظ اور مسکن کے لیے کس طرح ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔

2019-20

بحث کیجیے

- آپ کے خیال میں جنگل کیا ہوتا ہے؟
- اگر بہت سے درخت ایک جگہ پاس پاس لگا دیے جائیں تو کیا وہ جنگل بن جائے گا؟

نتن اپادھیائے

پتہ لگائیے اور لکھیے

- درختوں (پیڑوں) کے علاوہ جنگل میں اور کیا ہوتا ہے؟
- کیا سب جنگلوں میں ایک ہی طرح کے درخت (پیڑ) ہوتے ہیں؟ آپ کتنی طرح کے درختوں کی پہچان کر سکتے ہیں؟
- سوریہ منی کہتی ہے ''اگر جنگل نہیں رہیں گے تو ہم بھی نہیں رہیں گے''۔ ایسا کیوں؟

سوریہ منی کا بچپن

سوریہ منی کو بچپن سے ہی جنگل سے لگاؤ تھا۔ وہ اسکول جانے کے لیے سیدھا راستہ چھوڑ کر جنگل سے ہو کر گزرنے والا راستے سے آتی جاتی تھی۔ سوریہ منی کے باپ کا ایک چھوٹا سا کھیت تھا۔ اس کا خاندان جنگل سے پتوں اور جڑی بوٹیوں کو جمع کرتا اور انھیں بازار میں بیچتا تھا۔ اس کی ماں بانس کی ٹوکریاں بناتی تھی یا گرے ہوئے پتوں سے پتّل (پتوں کی پلیٹیں) بناتی تھی۔ تب سے جنگل سے ایک پتہ اٹھانا بھی مشکل ہے۔

جب سے شمبھو ٹھیکیدار آیا۔ سوریہ منی کے گاؤں کے لوگ ٹھیکیدار سے ڈرتے ہیں صرف بدھیا مائی ہی نہیں ڈرتی۔ وہ کہتی ہے ''ہم جنگل کے لوگ ہیں اور جنگل پر ہمارا حق ہے۔ ہم جنگلوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کی طرح ہم پیڑ نہیں کاٹتے۔ جنگل ہمارے لیے ''مشترکہ بینک'' کی طرح ہے — نہ صرف تمہارا ہے اور نہ صرف میرا۔ ہم جنگل سے بس اتنا ہی لیتے ہیں جتنی ہم کو ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اپنا خزانہ لوٹتے نہیں ہیں۔''

اساتذہ کے لیے نوٹ : اس سبق کو جنگل کی زندگی، جنگل کے باسی اور جنگل سے ان کے رشتوں کے بارے میں گفتگو سے شروع کرنا مناسب ہوگا۔ ٹھیکیدار کون ہوتا ہے اور ٹھیکہ کیا ہوتا ہے اس پر گفتگو کی جانی چاہیے۔ یہ سبق سوریہ منی کی سچی کہانی ہے جس کی تنظیم جنگلوں اور جنگل واسیوں کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہے۔ اپنے علاقے میں اس قسم کی دیگر تنظیموں کی کارکردگی پر مباحثہ کیجیے۔

© NCERT not to be republished

سوریہ منی کا باپ اس چھوٹے سے کھیت سے اپنے بیوی بچوں کی پرورش نہیں کرسکتا تھا۔ اس لیے اوہ کام کی تلاش میں شہر چلا گیا۔ لیکن اس سے حالات نہیں بدلے۔ کبھی کبھی تو گھر میں کھانا بھی نہ پکتا۔ ایسا بھی ہوتا کہ منیا چاچا اپنی چھوٹی سی دوکان سے سوریہ منی کے گھر کچھ اناج بھیج دیا کرتے۔

چاچا نے کوشش کر کے سوریہ منی کا داخلہ بشن پور کے اسکول میں کرا دیا۔ اس اسکول میں ان کو فیس نہیں دینی پڑتی تھی۔ نہ یونیفارم اور کتابوں کے پیسے دینے پڑتے تھے۔ سوریہ منی کو بس وہاں رہ کر پڑھنا تھا۔ سوریہ منی اپنا گاؤں اور اپنا جنگل نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ لیکن منیا چاچا کا فیصلہ اٹل تھا۔ ''اگر تم پڑھوگی نہیں تو کیا کروگی، بھوکی رہوگی؟'' سوریہ منی کہتی ''میں بھوکی کیوں رہوں گی؟ میری مدد کے لیے جنگل تو ہے۔'' چاچا نے سمجھانے کی کوشش کی ''لیکن ہمیں جنگل سے ہٹایا جا رہا ہے۔ پھر جنگل بھی تو ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ کہیں کانوں کی کھدائی ہو رہی ہے۔ کہیں بڑے بڑے باندھ بن رہے ہیں۔ میری بات مانو پڑھنا بہت ضروری ہے، تبھی تم قانون کو سمجھ پاؤ گی اور ہوسکتا ہے تم پڑھ کر جنگلوں کو بچانے میں مدد کرسکو۔'' سوریہ منی نے چاچا کی باتیں غور سے سنیں اور ان کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کی۔

سوچیے اور لکھیے

- کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو جنگل سے پیار کرتا ہے؟
- ٹھیکیدار سوریہ منی کے گاؤں والوں کو جنگل میں نہیں جانے دیتا۔ سوچیے کیوں؟
- کیا آپ کے آس پاس کوئی ایسی جگہ ہے جو آپ کے خیال میں سب کے لیے کھلی ہونی چاہیے لیکن وہاں لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے؟

بحث کیجیے

- آپ کیا سمجھتے ہیں — جنگل کس کے ہیں؟
- بدھیا مائی نے کہا تھا — ''جنگل ہمارا مشترکہ بینک ہے — نہ صرف تمہارا ہے نہ صرف میرا'' کیا کوئی اور ایسی چیز ہے جو مشترکہ خزانہ ہے؟ اگر کوئی اس خزانہ کو زیادہ خرچ کرے گا تو سب لوگوں کو پریشانی ہوگی۔

© NCERT not to be republished

سوریہ منی کا سفر

بشن پور گاؤں کا اسکول دیکھ کر سوریہ منی خوش ہوگئی۔ یہ اسکول ایک گھنے جنگل کے پاس ہی تھا۔ سوریہ منی نے پڑھائی میں خوب محنت کی، وظیفہ حاصل کیا اور بی۔اے بھی پاس کرلیا۔ ایسا کرنے والی سوریہ منی گاؤں کی پہلی لڑکی تھی۔ کالج میں سوریہ منی کی ملاقات واسوی دیـــــدی سے ہوگئی۔ وہ ایک صحافی (Journalist) تھیں۔ سوریہ منی نے ان کے ساتھ 'جھار کھنڈ جنگل بچاؤ آندولن' کے لیے کام شروع کردیا۔

اس کام نے سوریہ منی کو دور دراز کے شہروں تک پہنچا دیا۔ اس کے باپ اس کام کو پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن سوریہ منی نے اپنا کام جاری رکھا۔ یہی نہیں بلکہ اس نے گاؤں کے لوگوں کے حقوق کے لیے باقاعدہ لڑنا شروع کردیا۔ اس کے بچپن کا ساتھی بیجوئے اس کے کام میں مدد کرتا تھا۔

نتن اپادھیائے

سوریہ منی کی ایک سہیلی اور تھی 'مرچی'۔ یہ دن رات سوریہ منی کے ساتھ رہتی تھی۔ سوریہ منی اپنے دل کی باتیں اور تمنائیں مرچی کو بتادیا کرتی تھی۔ مرچی سنتی اور کہتی ''چیں چیں''۔

اپنے ''کڑک'' سماج کے لیے سوریہ منی کا ایک خواب تھا۔ وہ یہ چاہتی تھی کہ اس کے سماج کے لوگ اپنے آدی واسی ہونے پر فخر کریں۔

سوچیے اور لکھیے

- کیا آپ کا بھی کوئی ایسا دوست ہے جس سے آپ اپنی سب باتیں کہہ سکتے ہیں؟
- کچھ لوگ اب جنگل سے دور جا بسے ہیں۔ یہ لوگ جنگل کے رہنے والوں کی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے۔ کچھ لوگ تو ان کو جنگلی بھی کہہ دیتے ہیں۔ کیوں ایسا کہنا ٹھیک نہیں ہے؟
- آپ آدی واسیوں کی زندگی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ لکھیے اور تصویر بھی بنائیے۔
- کیا کوئی آدی واسی آپ کا دوست ہے؟ جنگل کے بارے میں آپ نے اس سے کیا سیکھا؟

اساتذہ کے لیے نوٹ : باندھوں اور سڑکوں کی تعمیر اور کان کنی وغیرہ کے منصوبوں کی اہمیت اور منصوبوں سے متعلق مسائل پر ایک مباحثہ کرائیے۔ بچوں کے ساتھ یہ گفتگو بہت ضروری ہے کیوں کہ یہ سب (یعنی زمین کے نیچے سے پانی نکالنا، کان کنی کرنا، پٹرول نکالنا یا سمندروں سے تجارت کے لیے ماہی گیری کرنا وغیرہ) مشترکہ وسائل کے استعمال کی مثالیں ہیں۔ آج یہ مسائل بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

© NCERT not to be republished
2019-20

تتن اپادھیائے

سوریہ منی کا ’توُرانگ‘

سوریہ منی نے جب واسوی دیدی اور کچھ دوسرے لوگوں کی مدد سے ایک مرکز کھولا تب اس کی عمر صرف 21 سال کی تھی۔ اس مرکز کا نام اس نے ’تورانگ‘ رکھا۔ کڑک زبان میں تورانگ کا مطلب ہوتا ہے ’جنگل‘۔ سوریہ منی یہ چاہتی تھی کہ تہواروں کے موقعوں پر لوگ اپنے ہی گیت گایا کریں، اپنی موسیقی کو نہ بھولیں اور اپنے روایتی کپڑوں کو ہی پہنیں۔ بچے جنگلی جڑی بوٹیوں اور دیسی دواؤں کے بارے میں جانکاری رکھیں اور بانس سے مختلف چیزیں بنانے کا ہنر سیکھیں۔ بچے اسکول کی زبان تو پڑھیں لیکن اپنی کڑک زبان سے بھی رشتہ نہ توڑیں۔ تورانگ مرکز میں یہی سب کام ہوتے تھے۔ وہاں کڑک سماج اور دیگر آدی واسیوں کے بارے میں خصوصی کتابیں سنبھال کر رکھی گئی تھیں۔ بانسریاں اور مختلف قسم کے ڈھول باجے بھی وہاں موجود تھے۔

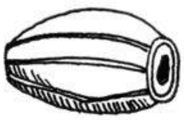

جب کہیں ناانصافی ہو رہی ہو یا کسی کو یہ خوف ہو کہ اس کی زمین یا اس کی روٹی روزی چھینی جا رہی ہے تو وہ سوریہ منی کے پاس آتا ہے اور سوریہ منی ان کے حقوق کے لیے لڑتی ہے۔

سوریہ منی اور بیجوائے کی شادی ہو چکی ہے اور وہ ساتھ ساتھ کام کرتے ہیں۔ اب لوگ ان کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ وہ اپنے تجربات اور خیالات کے اظہار کے لیے دوسرے ملکوں میں بھی بلائی جاتی ہے۔ اب اس کے علاقے کے لوگ جنگل کے لیے نئے قانون بنانے کے لیے آواز اٹھا رہے ہیں۔

حقِ جنگلات ایکٹ 2007

یہ قانون آدی واسیوں کو جنگل پر ان کا حق دلاتا ہے۔ جو لوگ کم از کم 25 سال سے جنگل میں رہ رہے ہیں ان کا وہاں کے جنگل اور وہاں پیدا ہونے والی چیزوں پر حق ہے۔ ان کو جنگل سے ہٹایا نہیں جائے گا۔ جنگل کی حفاظت کا کام بھی ان کی گرام سبھا کرے گی۔

سوچیے

- کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو جنگلات کو بچانے کے لیے کام کرتا ہو؟
- آپ کا کوئی خواب ہے؟ وہ خواب کیا ہے؟ آپ اپنے خواب کو پورا کرنے کے لیے کیا کریں گے؟
- اخبارات کی مدد سے جنگلوں کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کیجیے۔ کیا آپ نے کوئی ایسی خبر بھی پڑھی کہ جنگل کی کٹائی سے آب و ہوا کو نقصان پہنچتا ہے؟ کیا؟
- تورانگ میں سوریہ منی کڑک رقص و موسیقی اور روایات کو زندہ رکھنے کے لیے بہت کام کرتی ہے۔ کیا آپ بھی اپنے سماج کے لیے کچھ کرنا پسند کریں گے؟ آپ ان چیزوں کو زندہ رکھنے کے لیے کیا کریں گے؟

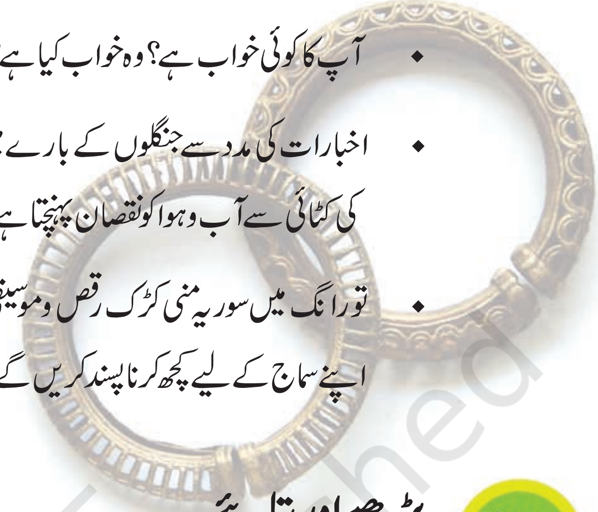

پڑھیے اور بتائیے

- اڑیسہ میں دسویں کلاس کی ایک طالبہ سکھیا نے وزیر اعلیٰ کو ایک خط لکھا۔ آپ اس خط کا ایک حصہ پڑھیے۔

> ہم آدی واسیوں کے لیے جنگل ہی سب کچھ ہے۔ ہم ایک دن کے لیے جنگل سے بھی دور نہیں رہ سکتے۔ حکومت نے ترقی کے نام پر بہت سے منصوبے شروع کیے ہیں۔ باندھ اور کارخانے بن رہے ہیں۔ جنگلات، جو ہمارے ہیں، ہم سے چھینے جا رہے ہیں۔ ان منصوبوں کی وجہ سے ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ جنگل کے یہ لوگ کہاں جائیں گے اور ان کی روٹی روزی کا کیا ہوگا؟ جنگل میں رہنے والے لاکھوں جانور کہاں جائیں گے؟ اگر جنگل نہ ہوں گے اور ہم المونیم جیسے معدنیات۔ وغیرہ کے لیے اپنی زمینوں کی کھدائی کرتے رہیں گے تو بچے گا کیا؟ صرف آلودہ ہوا، آلودہ پانی اور میلوں تک پھیلی بنجر زمین......

- کیا آپ کے آس پاس کوئی کارخانہ ہے یا کوئی تعمیراتی کام ہو رہا ہے؟ یہ کس قسم کا کام ہے؟
- کیا کارخانے کی وجہ سے پیڑوں یا زمین پر کوئی اثر پڑ رہا ہے؟ کیا علاقے کے لوگوں نے اس مسئلے کو اٹھایا ہے؟

© NCERT not to be republished

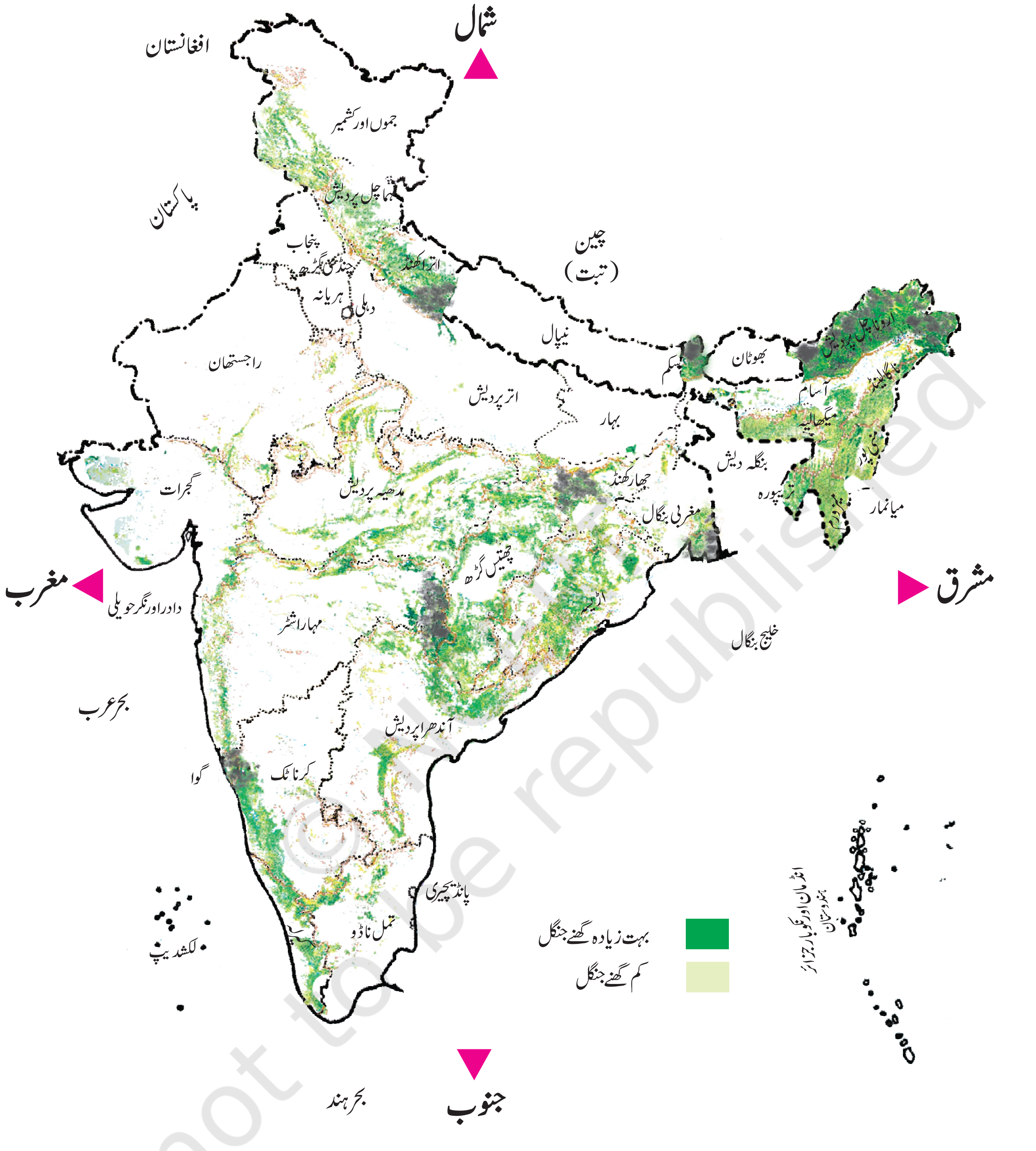

© NCERT not to be republished

نقشے کو دیکھیے اور لکھیے

- نقشے میں کیا کیا دکھایا گیا ہے؟

- آپ نے سکھیا کا خط پڑھا۔نقشہ میں دیکھیے کہ اڑیسہ کہاں ہے؟
- کیا اڑیسہ کے قریب کوئی سمندر ہے؟ آپ نے کیسے معلوم کیا؟
- وہ کون کون سے صوبے ہیں جن کے ایک طرف سمندر ہے؟
- نقشے میں سوریہ منی کا جھارکھنڈ صوبہ کہاں ہے؟
- نقشے پر جنگلات کہاں کہاں ہیں؟ آپ ان کا پتہ کیسے لگائیں گے؟
- نقشہ پر کن صوبوں کے جنگلات زیادہ گھنے ہیں اور کن صوبوں کے جنگلات کم گھنے ہیں؟
- اگر کوئی مدھیہ پردیش میں ہے تو ملک کے سب سے گھنے جنگل اس کی کس سمت میں ہوں گے؟ان ریاستوں کے نام لکھیے

میزورم میں کھیتی کرنے کے لیے قرعہ اندازی

آپ نے جھارکھنڈ کے جنگلات کے بارے میں سوریہ منی کی کہانی پڑھی۔ اب میزورم کی پہاڑیوں کے جنگلوں کے بارے میں پڑھیے اور دیکھیے کہ وہاں لوگ کس طرح رہتے ہیں اور وہاں کھیتی کیسے کی جاتی ہے؟

دمن سنگھ

ٹن ٹن ٹن...... جیسے ہی اسکول کی گھنٹی بجی لا مٹے— آ، ڈنگی اور ڈنکی مانے اپنے بستے اٹھائے اور جلدی جلدی گھر کو چل پڑے۔ راستے میں ایک چشمے کا پانی پینے کے لیے رکے۔انھوں نے بانس کے بنے ایک پیالے میں جو وہیں رکھا ہوا تھا پانی پیا۔آج بچے ہی نہیں بلکہ 'سائماسر' بھی واپسی کے لیے بڑی جلدی میں تھے۔آج گاؤں کی کونسل (پنچایت) کا ایک خاص اجلاس ہونے والا تھا۔اجلاس میں قرعہ اندازی کے ذریعہ یہ فیصلہ ہوگا کہ کھیتی کے لیے کس خاندان کو کتنی زمین ملے گی۔ یہاں زمین پورے گاؤں کی ہوتی ہے الگ الگ لوگوں کی نہیں ہوتی۔اس طرح وہ لوگ زمین کے مختلف حصوں پر باری باری کھیتی کرتے ہیں۔

بانس کے ایک خوبصورت برتن کو اچھی طرح ہلایا گیا۔اس میں سے ایک پرچی نکالی گئی۔سائماسر کے خاندان کو پہلا موقع ملا۔انھوں نے کہا مجھے خوشی ہے کہ میرے خاندان کو پہلے نمبر پر چنا گیا لیکن اس سال ہم زیادہ زمین نہیں لیں گے۔ پچھلے سال میں نے زیادہ زمین لی تھی لیکن اس پر اچھی طرح کھیتی نہیں کر پایا تھا۔میری بہن جھیری شادی ہونے کے بعد چلی گئی ہے اور اب مجھ سے اکیلے کھیتی باڑی کو سنبھالنا مشکل ہے۔

سائما سر نے 'تین ٹین' زمین مانگی۔ چھوٹی ماتھنی نے پوچھا'' زمین کے تین ٹین کا کیا مطلب ہے؟'' چاموئی نے سمجھایا کہ '' جتنی زمین پر ہم ایک ٹین بیج بوتے ہیں اسے ایک ٹین زمین کہا جاتا ہے''۔ اب ایک ایک کر کے گاؤں کے سبھی خاندانوں کو کھیتی کے لیے زمین مل گئی۔

معلوم کیجیے

- میزورم کے چاروں طرف کون سے صوبے ہیں؟
- چاموئی نے کہا کہ وہ ٹین سے زمین کی پیمائش کرتے ہیں؟ زمین ناپنے کے اور کیا طریقے ہیں؟
- اسکول سے لوٹتے وقت بچوں نے بانس کے پیالے میں پانی پیا۔ آپ کے خیال میں جنگل میں یہ پیالہ کس نے بنایا ہوگا؟ کیوں؟
- جنگلوں کی حفاظت کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟

جھوم کھیتی

جھوم کھیتی کا طریقہ دلچسپ ہے۔ ایک فصل کاٹنے کے بعد زمین کو کچھ سالوں کے لیے خالی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وہاں کچھ اگایا نہیں جاتا۔ بانس یا کھر پتوار جو اس زمین پر اگ آتی ہے اس کو اکھاڑا نہیں جاتا بس اس کو گرا کر جلا دیا جاتا ہے۔ راکھ سے زمین زرخیز ہو جاتی ہے۔ جلاتے وقت اس بات کا دھیان رکھا جاتا ہے کہ آگ جنگل کے دیگر حصوں میں نہ پھیل جائے۔ جب زمین کھیتی کے لیے تیار ہو جاتی ہے تو ہلکی سی کھود دی جاتی ہے، اس کو جوتا نہیں جاتا۔ اس پر بیج بکھیر دیے جاتے ہیں۔ ایک ہی کھیت میں مختلف قسم کی فصلیں جیسے مکا، سبزیاں، چاول اور مرچیں وغیرہ اگائی جاتی ہیں۔

کھر پتوار اور دوسرے اَن چاہے پودوں کو بھی اکھاڑا نہیں جاتا۔ ان کو صرف کاٹا جاتا ہے۔ ایسا اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ یہ مٹی میں مل جائیں۔ اس سے مٹی زرخیز ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی خاندان وقت پر کھیتی نہیں کر سکتا تو دوسرے ان کی مدد کرتے ہیں اور ان کو کھانا دیا جاتا ہے۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : شمالی مشرقی ہندوستان کے پہاڑی خطوں اور میزورم کے بارے میں بچوں سے گفتگو کیجیے اور ان کو جھوم کھیتی کے بارے میں تفصیل سے بتایئے۔

© NCERT not to be republished

دمن سنگھ

چاول یہاں کی خاص فصل ہے۔ جب یہ فصل کٹ جاتی ہے تو اس کو گھروں تک لے جانا مشکل ہوتا ہے۔ یہاں سڑکیں نہیں ہیں صرف پہاڑی پگڈنڈیاں ہیں۔ لوگ اس فصل کو اپنی پیٹھ پر لے کر جاتے ہیں۔ اس کام میں ہفتوں لگ جاتے ہیں۔

جب کٹائی کا کام مکمل ہو جاتا ہے تو سارا گاؤں جشن مناتا ہے۔ لوگ اکٹھا ہوتے ہیں، کھانا بناتے ہیں، کھاتے ہیں، گاتے ہیں اور ناچتے ہیں۔ ان کا خاص ناچ ''چیراؤ'' ہے۔ اس ناچ میں لوگ ایک دوسرے کے سامنے زمین پر جوڑوں کی شکل میں بیٹھتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں بانسوں کی ڈنڈیاں ہوتی ہیں۔ جب ڈھول بجنا شروع ہوتا ہے تو ڈنڈیوں کو زمین پر مارا جاتا ہے۔ ناچنے والے ڈنڈیوں کے اندر اور باہر قدم رکھتے ہیں اور یہ ناچ ڈھول کی تال پر ہوتا ہے۔

- 'چیراؤ' کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔ اس کو اپنے کلاس میں بھی کیجیے۔

میزورم میں تقریباً تین چوتھائی لوگ جنگلوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ مشکل زندگی ہوتے ہوئے بھی تقریباً سبھی بچے اسکول جاتے ہیں۔ آپ تصویر میں کچھ بچوں کو دیکھ بھی سکتے ہیں جو کھیل میں مگن ہیں اور پتوں سے سیٹیاں بجا رہے ہیں۔ ایسی سیٹیاں آپ نے بھی بنائی ہوں گی؟ بنائی ہیں نا!

دمن سنگھ

ہم نے کیا سیکھا

- جھوم کھیتی میں اور بھاسکر بھائی کے کھیتی کرنے کے طریقے میں کیا چیز یکساں ہے اور کیا چیز مختلف؟
- اپنے الفاظ میں بتائیے کہ جنگلوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے جنگل کیوں اہم ہیں؟
- کیا آپ کو جھوم کھیتی میں کوئی بات دلچسپ لگی؟ وہ کیا بات ہو سکتی ہے؟

© NCERT not to be republished